تحریک نفاذ شریعت محمدی۔ فوج کشی کیوں؟

گزشتہ ماہ مالاکنڈ ڈویژن میں تحریک نفاذ شریعت محمدی نے اس وقت زبردست شدت اختیار کر لی جب ۳ نومبر کو تحریک کے مظاہرین نے ایک ایم پی اے بدر الزمان کو اپنی حراست میں لے لیا۔ بعد ازاں حکومتی تشدد کے رد عمل میں وہ قتل ہوگئے۔ اس تحریک کی شدت کو کم کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ شیر پاؤ نے ایک گھنٹے کے وقفے کے بعد مالاکنڈ ڈویژن میں نفاذ شریعت کا اعلان کر دیا۔ جسے سفید جھوٹ کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ تحریک نہ حکومت کے لئے نئی ہے اور نہ پاکستانی عوام کے لئے۔ بد قسمتی سے ہمارے یہاں ذرائع ابلاغ پر سیکولر اور امریکی گماشتوں کا قبضہ ہے انہوں نے اس تحریک کو دہشت گرد قرار دیکر اپنے آقا امریکہ کو خوش کیا۔

غلط خبریں شائع کر کے تحریک کو بدنام کیا اور عوام کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کی۔ جبکہ اصل صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔

مالاکنڈ ڈویژن میں صدیوں سے قبائلی سرداری نظام چلا آرہا تھا جو شرعی قوانین پر مشتمل تھا۔ قاضی عدالتیں قائم تھیں۔ جن کی بدولت وہاں حالات ہمیشہ پر امن رہے اور لوگ مطمئن رہے۔ انصاف ہر کسی کو میسر تھا۔ پھر سرداریاں اور ریاستیں ختم ہوئیں تو قاضی عدالتیں اور شرعی قوانین بھی ختم ہو گئے۔ یہ علاقہ انگریزی تسلط کے دور میں بھی برطانوی نظام سے الگ تھلک رہا اور یہاں فاٹا قواعد رائج رہے۔ ۱۹۸۵ میں ضلع دیر کے ایک عالم دین صوفی محمد نے ان قواعد میں ظلم اور ناانصافی کے عنصر کی نشاندہی کی اور ان کی جگہ شرعی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ پھر اسی بنیاد پر ایک طاقتور مزاحمتی تحریک منظم کی۔ فاٹا قواعد کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا اور عدالت عظمیٰ نے انہیں غیر منصفانہ قرار دے دیا۔ نتیجتہً یہ قواعد ساقط ہوگئے۔ تحریک نفاذ شریعت محمدی کے قائدین نے پاکستان میں رائج قوانین کو بھی غیر منصفانہ اور غیر اسلامی قرار دیا۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ ۱۱ مئی ۱۹۹۴ء تک مالاکنڈ میں شرعی قوانین نافذ کر کے یہ قانونی خلاء پورا کرے۔ ورنہ عوام زبردست احتجاج کریں گے۔

تحریک کے رہنما اسمبلی ممبران سے ملے، ہر بااختیار اور قابل ذکر شخص کے پاس فریاد لے کر گئے انہیں سمجھایا اور مستقبل میں عوامی مزاحمت سے بھی خبردار کیا پھر صدر پاکستان سے ملے تو انہوں نے پارلیمنٹ میں قانون سازی کے بغیر کچھ کرنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ آرڈیننس کے ذریعے یہ کام آسانی سے کر سکتے تھے جسے بعد میں پارلیمنٹ سے منظور کرایا جا سکتا تھا۔ جبکہ اسکی مثال صدر کے دیگر آرڈیننسوں کی صورت میں موجود ہے۔

۱۱ مئی ۹۴ء کو حکومت نے تشدد کے ذریعے تحریک کو کچلا اور دس مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ یہ

تحریک کا نقطہ آغاز تھا۔
تحریک کے رہنماؤں نے ملاقاتوں کا سلسلہ پھر بھی جاری رکھا اور مسلسل اعیانِ حکومت سے ملتے رہنے اور اس نازک مسئلہ کی اہمیت انکے گوش گزار کرتے رہے۔ لیکن امریکی سامراج کے ایجنٹ حکمرانوں نے سنی ان سنی کر دی۔ صدر پاکستان نے تو متضاد گفتگو کر کے اپنا اعتماد بھی مجروح کر لیا۔ پہلے انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں بحث و منظوری کے بغیر میں آرڈیننس جاری نہیں کر سکتا۔ پھر یہ غلط بیانی کی کہ میں نے آرڈیننس پر دستخط کر دئیے ہیں۔ پھر جنگ سے انٹرویو میں کہا کہ مجھے مالاکنڈ میں نفاذ شریعت کا کوئی اختیار نہیں۔ حکمرانوں کے دوغلہ پن اور منافقانہ طرز عمل سے مایوس ہو کر تحریک کی قیادت نے جہاد کا اعلان کیا۔ اور شریعت یا شہادت کا نعرہ بلند کر دیا۔ یہ ایسا نعرہ تھا جس نے گنبد افلاک میں غلغلہ بپا کر دیا۔ اور جامد وساکت سمندروں میں ہلچل مچا کے انہیں رواں کر دیا۔ پھر صدر پاکستان نے کہا کہ آپ لوگوں نے ضیاء الحق کے دور میں بندوق کیوں نہ اٹھائی؟ انہیں بتایا گیا کہ ضیاء الحق کے دور میں ان کے مطالبات پر غور کر کے بہت سے قوانین تبدیل کر دئیے گئے تھے۔ اور باقی بتدریج تبدیل کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر صدر نے آنکھیں اور منہ دونوں بند کر لئے....اور.... پھر مالاکنڈ کے بے گناہ مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا..........؟

مسلمانوں کو باغی قرار دیکر ان پر مسلمان فوج کی مسلح لشکر کشی کی گئی۔ ملیشیا نے ظلم کی انتہا کر دی تحریک کے گیارہ رہنماؤں اور سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ جو ابھی تک جیل میں ہیں۔ تحریک کے ایک اہم رہنما مولوی شیر بہادر کا مکان، مسجد اور پورا گاؤں بلڈوز کر دیا۔ ہر وہ علاقہ جہاں مسلمان شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ وہاں کی مساجد، مدارس اور مکانات صفحہ ہستی سے مٹا دئے گئے اور سینکڑوں مسلمانوں کو امپورٹڈ گولیوں سے شہید کر دیا۔

بابری مسجد کے تقدس کا ڈرامہ رچا کر ہندوؤں کو برا کہنے والی حکومت نے خود اپنی مسجدوں کو شہید کر دیا۔ انکی ایمانی غیرت کو جوش نہ آیا وہ بے غیرت اور بے ایمان بن کر مسلمانوں پر ظلم کرتے رہے۔ مالاکنڈ کے مسلمانوں کو حکومت نے تو باغی کہا مگر پاکستان کے عوام اور اکثر سیاسی و دینی جماعتوں نے ان کی مکمل حمایت کی اور تحریک نفاذ شریعت کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ حال ہی میں حکومت نے اشک شوئی کے مصداق وہاں شرعی قوانین کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ جو ہرگز شرعی نہیں بلکہ حکومت کے اپنے پسندیدہ و تراشیدہ ہیں۔ جناب صوفی محمد اور تحریک کے دیگر رہنماؤں نے اس پیکج کو بھی مسترد کر دیا ہے اور تحریک نے پھر شدت اختیار کر لی ہے۔ اب بھی کئی علاقوں میں سڑکیں بند اور آمدورفت معطل ہے مجاہدین کھلے آسمان تلے ہزاروں کی تعداد میں دھرنا دے کر بیٹھے ہیں اور اپنے لئے شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

حکومت نے سکھوں اور انگریزیوں کی فوج کی طرح تحریکِ نفاذِ شریعت کو وحشیانہ تشدد سے کچل کر ماضی کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اور اپنے فکر و اعتقاد سے بھی تمام پردے ہٹا دیئے ہیں۔ ہمیں یہ بات سمجھنے میں اب کوئی دشواری نہیں کہ حکومت جس تحریک کو اپنے طور پر غلط سمجھتی ہے (خواہ وہ کتنی ہی مضبوط اور مسلح کیوں نہ ہو) اسے کچلنے سے دریغ نہیں کرتی۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کراچی پاکستان کا شہر نہیں؟ حکومت وہاں مسلح فوج کشی کر کے قاتلوں اور دہشت گردوں کو کیوں ختم نہیں کرتی؟ اور مالاکنڈ میں کیوں فوج کشی کرتی ہے؟ حکومت کا یہ دوہرا معیار اس بات کا بین ثبوت ہے کہ وہ دونوں مقامات پر امریکی مفادات کا تحفظ کر رہی ہے۔ اور اسکی واضح دلیل یہ ہے کہ مالاکنڈ میں نفاذِ شریعت کا مطالبہ کرنے والے امریکہ کے نزدیک دہشت گرد اور بنیاد پرست ہیں اور کراچی میں قتل و غارت گری امریکی منصوبوں کی تکمیل ہے۔

امریکہ کراچی کو بنکاک اور ہانگ کانگ کی طرح بدکاری، آبرو باختگی اور زنا و شراب کا بین الاقوامی کھلا شہر بنا کر ہماری فکری و نظریاتی حیثیت اور شناخت کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ اور یہی موجودہ حکومت کا بھی اصل ہدف، مطمح نظر اور ناپاک منصوبہ ہے۔

یہ ہمارے جاگنے اور ملک بچانے کا وقت ہے۔ عقیدہ و ایمان بچانے اور اسکی حفاظت کرنے کا وقت ہے۔ اور اگر ہم اب بھی نہ جاگے تو پھر ہماری عزت محفوظ رہے گی اور نہ عقیدہ و فکر۔ اور پھر خدانخواستہ یہ ملک بھی داؤ پر لگ سکتا ہے۔ جاگئے اور اپنی حفاظت کیجئے۔ ورنہ

ہماری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔

جناب محمد صلاحُ الدّین کی شہادت

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

پاکستان کے مایہ ناز مجاہد اور بیباک صحافی، ہفت روزہ تکبیر کے مدیر اعلیٰ جناب محمد صلاح الدین کو اتوار ۴ دسمبر کی شب کراچی میں نہایت سفاکی سے قتل کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ حسب معمول اپنے دفتر سے کام مکمل کر کے گھر کے لئے روانہ ہوئے ہی تھے کہ بزدل اور اجرتی قاتلوں نے ان کا جسم گولیوں سے چھلنی کر دیا جناب صلاح الدین شہید ایک سیلف میڈ انسان تھے۔ انہوں نے غربت میں آنکھ کھولی، محنت مزدوری کی اور اسی دوران تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اپنی اور خاندان کی کفالت کے لئے دوران تعلیم بطور موٹر مکینک، ڈینٹر، ویلڈر، سینٹری فٹنگ، سائیکل مرمت، پنکچر لگانے اور گھڑی سازی کے کام کرتے رہے۔ اسی دوران انہوں نے ایم اے سیاسیات کیا۔ ۱۹۵۷ء میں سکول مدرس ہوئے۔ ۱۹۶۴ء تا ۷۰ روزنامہ حریت میں بطور سب ایڈیٹر کام کیا ۷۰ء میں روزنامہ جسارت ملتان و کراچی سے منسلک ہو گئے۔ ۱۹۸۴ء میں اپنا ہفت روزہ تکبیر کے نام سے جاری کیا۔ جو دیکھتے ہی